پیغام: ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہمارا نظامِ تعلیم ہے

(اداریہ/ اداریہ اور تجزیہ)

ہمارا تعلیمی نظام ہی ہمارے مستقبل کا تعین کرتا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو جو تعلیم دیتے ہیں، وہی ان کی سوچ، ان کے رویوں اور ان کے مستقبل کی سمت طے کرتی ہے۔ اسی لیے کسی بھی قوم کے لیے سب سے اہم سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی نئی نسل کو کیا پڑھا رہی ہے اور کیسا انسان بنا رہی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں تعلیم کو اکثر صرف ڈگری حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ لیا گیا ہے، جبکہ اس کا اصل مقصد شعور، کردار اور صلاحیت کی تعمیر ہونا چاہیے۔

ہمارے تعلیمی نظام کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہمیں ایک ہی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر بچہ مختلف ہے، اس کی دلچسپیاں، صلاحیتیں اور سیکھنے کا انداز الگ ہے، لیکن ہم سب کو ایک ہی نصاب، ایک ہی طریقے اور ایک ہی پیمانے سے جانچتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بہت سے ذہین بچے صرف اس لیے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ وہ رٹنے کے بجائے سمجھنے پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم نے علم کو سوچ سے الگ کر دیا ہے، حالانکہ اصل تعلیم وہی ہے جو سوال پیدا کرے، جستجو جگائے اور انسان کو بہتر بنائے۔

اساتذہ کسی بھی تعلیمی نظام کی سب سے اہم بنیاد ہوتے ہیں، مگر ہمارے ہاں استاد کا مقام مسلسل کمزور ہوا ہے۔ اچھے اساتذہ کی تربیت، ان کی تنخواہ اور ان کے احترام پر جتنی توجہ دینی چاہیے تھی، اتنی نہیں دی گئی۔ نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے باصلاحیت لوگ اس پیشے کو اختیار کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ جب استاد خود مطمئن اور بااعتماد نہیں ہوگا تو وہ طلبہ میں اعتماد کیسے پیدا کرے گا؟ یہ وہ سوال ہے جس پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

نصاب کا بوجھ بھی ہمارے بچوں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے۔ ہم انہیں بہت کچھ پڑھا رہے ہیں، مگر بہت کم سکھا رہے ہیں۔ رٹے رٹائے جوابات، بھاری بستے اور امتحان کا خوف بچوں کی فطری تخلیقی صلاحیت کو ختم کر رہا ہے۔ ہمیں ایسا نظام چاہیے جو بچے کو سوچنے، سوال کرنے، تجربہ کرنے اور اپنی رائے بنانے کا موقع دے۔ جب تک ہم تعلیم کو صرف امتحان پاس کرنے تک محدود رکھیں گے، تب تک ہم حقیقی تعلیم سے دور رہیں گے۔

ٹیکنالوجی کے اس دور میں ہمارا نظامِ تعلیم مزید پیچھے رہ گیا ہے۔ دنیا جس تیزی سے بدل رہی ہے، ہم اپنے بچوں کو اس کے لیے تیار نہیں کر رہے۔ ہمیں اپنے نصاب میں عملی مہارتوں، تحقیق، تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو شامل کرنا ہوگا۔ ہمیں بچوں کو صرف ماضی کے بارے میں نہیں بلکہ مستقبل کے لیے بھی تیار کرنا ہوگا۔ یہ کام آسان نہیں، لیکن ناگزیر ہے۔

اس سارے معاملے میں والدین کا کردار بھی بہت اہم ہے۔ اکثر والدین بچے کے نمبروں پر تو بہت توجہ دیتے ہیں، لیکن اس کی سیکھنے کی خوشی پر کم۔ ہمیں اپنے بچوں کو مقابلے کی دوڑ کا گھوڑا نہیں بلکہ سیکھنے والا انسان بنانا ہوگا۔ جب گھر اور اسکول ایک ہی سمت میں سوچیں گے تو بچے کی شخصیت زیادہ متوازن اور مضبوط بنے گی۔

آخر میں ہم سب کو یہ سمجھنا ہوگا کہ تعلیم کوئی خرچ نہیں بلکہ سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے۔ ہم جو کچھ آج اپنے بچوں پر لگائیں گے، وہی کل ہمارے معاشرے کی شکل میں ہمارے سامنے آئے گا۔ اگر ہم نے آج بھی تعلیم کو نظرانداز کیا تو آنے والی نسلیں ہم سے سوال کریں گی۔ اس لیے وقت آ گیا ہے کہ ہم تعلیم کو ترجیح نہیں، ضرورت سمجھیں۔ یہی ایک راستہ ہے جو ہمیں ایک بہتر مستقبل کی طرف لے جا سکتا ہے۔

ماہرین: ہمارا نظام ہر سال 52 ارب روپے کا نقصان پہنچا رہا ہے

ہمارا نظام کو ہر سال 7 کھرب روپے کا نقصان پہنچا رہا ہے، ماہرین